سوال

میرے لیے ایک شخص کا رشتہ آیا ہے جس کے بارہ میں میرا خیال ہے کہ وہ نیک وصالح اور سلف صالحین کے منہج پر ہے، باقی معاملہ اللہ ہی جانتا ہے، اور وہ عمر میں مجھ سے چھوٹا ہے، اس نے شرط رکھی ہے کہ اس کی شادی میں اس کے گھر والے نہیں آئینگے؛ کیونکہ وہ گھر والوں کو اپنی شادی کے بارہ میں نہیں بتانا چاہتا، اس لیے کہ اسے اس شادی سے انکار کا خدشہ ہے، کیونکہ میں عمر میں اس سے بڑی ہوں اس لیے اس نے واضح کر دیا ہے، تو کیا یہ شخص صحیح کر رہا ہے، اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟ برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں

جواب

الحمد للہ

عورت کے لیے اپنے چھوٹی عمر کے شخص کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں مرد کا اپنے والدین سے اجازت لینا لازم نہیں، لیکن والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی میں شامل ہوتا ہے کہ وہ والدین سے نکاح کے بارہ میں اجازت حاصل کرے

اور اگر منگنی کرنے والا شخص اپنی والدہ کی طبیعت کو جانتا ہے کہ اگر اسے شادی کا علم ہو جائے تو وہ راضی ہو جائیگی، اور یہ چیز قطع رحمی پر نہیں ابھارے گی، یا پھر اس کے لیے تنگی کا باعث نہیں بنے گی، یا اس کے لیے بیماری وغیرہ لاحق ہونے کا خطرہ نہ بنے گی تو پھر اس نے جو کیا ہے اس میں کوئی حرج نہیں

اور آپ کے لیے اگر اس شخص کی نیک ہونا اور صالح ہونا واضح ہوا ہے، اور اس کے بارہ میں باز پرس اور تحقیق کرنے کے بعد آپ کے ظن پر غالب یہ ہے کہ اس کے گھر والے شادی کے بعد اس سے قطع تعلقی نہیں کرینگے، تو آپ کو یہ رشتہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں

لیکن اگر آپ دیکھیں کہ شادی کے بعد قطع رحمی اور مخالفت ہوگی، تو ہم اس صورت میں یہ شادی کرنے کی نصیحت نہیں کرتے، کیونکہ اس کا آپ اور آپ کی اولاد پر برا اثر پڑیگا، اور اس لیے بھی کہ اس میں خاوند کا اپنی والدہ کے ساتھ قطع تعلقی کرنے میں معاونت ہوتی ہے

یہ تو معلوم ہے کہ جب والدہ اپنے بیٹے کو کسی معین عورت کے ساتھ شادی نہ کرنے کا حکم دے تو اس بیٹے پر والدہ کی اطاعت کرنا لازم ہے، جب تک اسے یہ خدشہ نہ ہو کہ اگر وہ اس عورت سے شادی نہیں کرتا تو حرام کام میں پڑ جائیگا، اس لیے کہ والدین کی اطاعت کرنا فرض ہے

اور اس معین عورت کے ساتھ شادی کرنا واجب نہیں؛ بلکہ اور بہت عورتیں ہیں، اس لیے ابن صلاح اور امام نووی اور ابن ہلال رحمہم اللہ نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے "جیسا کہ علامہ محمد مولود موریتانی نے نظم البرور میں ذکر کیا ہے "کہ جب والد اپنے بیٹے کو کسی معین عورت سے شادی کرنے سے منع کر دے تو والد کی اطاعت واجب ہے

لیکن اگر اسے خدشہ ہو کہ وہ اس عورت کے ساتھ شادی نہ ہونے کی صورت میں اس سے حرام کام میں پڑ جائیگا، تو پھر یہ خرابی دور کرنا والدین کی اطاعت پر مقدم ہوگی

الشیخ المرابط اباہ ولد محمد امین شنقیطی نظم الفردوس میں کہتے ہیں:

اگر والد اپنے بیٹے کو کسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کر دے تو بیٹے پر نکاح منع ہے

جب تک اسے اس عورت کے ساتھ معصیت میں پڑنے کا خدشہ نہ ہو

جیساکہ انہوں نے اسے ھلالی سید عبد الالہ العلوی کی طرف منسوب کیا ہے

اور جب وہ اس پر کوئی حیلہ کرے اور والدہ کو خبر نہ دے اور اسے علم ہو کہ شادی کے بعد والدہ راضی ہو جائیگی تو پھر کوئی حرج نہیں

آپ کو اس سلسلہ میں استخارہ کے ساتھ ساتھ اس شخص کو جاننے والے کے ساتھ مشورہ بھی کرنا چاہیے

اس لیے کہ اس شخص کے گھر والوں کے علم کے بغیر شادی ہونے کا یہ معنی نہیں کہ یہ شادی خفیہ ہو، اگرچہ آپ کے گھر والوں کو اس کا علم بھی ہو، بلکہ واجب اور ضروری ہے کہ اس پر گواہ ہوں، اور جہاں آپ رہتے ہیں وہاں اس شادی کا اعلان بھی ہو، تاکہ اس جگہ اور محلہ والوں کو شادی کا علم ہو جائے یا پھر جنہیں آپ جانتے ہیں انہیں شادی کا علم ہو، اور آپ کے تعلقات کی حقیقت کا علم ہو

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (105728) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

128362